

27227- اذان کے بعد اس گمان سے پانی پینا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی

سوال

میں سوئے ہونے کے باعث اذان فجر نہیں سن سکا، اس کا سبب یہ ہے کہ الارم کا وقت صبح نہیں بلکہ پیچھے تھا، میں نے جب ایک گلاس پانی پی لیا تو نماز کی اقامت ہو گئی اب مجھے کیا کرنا ہوگا مجھے فتویٰ دیکر عند اللہ ماجور ہوں؟

پسندیدہ جواب

اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جس نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی کھاپی لیا تو اور اس بعد اسے علم ہوا کہ طلوع فجر تو ہو چکی ہے اس پر کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ وہ وقت سے جاہل تھا لہذا وہ معذور ہوگا اور معذور پر کچھ لازم نہیں آتا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جب کوئی شخص جمالت کی بنا پر روزہ توڑنے والی چیز تناول کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہے چاہے وہ وقت سے جاہل ہو یا حکم سے جاہل ہو اس میں کوئی فرق نہیں۔

وقت سے جمالت کی مثال: رات کے آخر میں ایک شخص بیدار ہوا تو اس کا گمان تھا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوئی، تو اس نے کھاپی لیا لیکن بعد میں علم ہوا کہ طلوع فجر تو ہو چکی ہے تو اس شخص کا روزہ صحیح ہے کیونکہ وہ وقت سے جاہل تھا۔

حکم سے جمالت کی مثال: کوئی شخص پچھنے اور سنگی لگوانے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ہو ہم اسے کہیں گے کہ آپ کا روزہ صحیح ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا غلطی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر ظلمہ عطا فرما﴾۔ البقرة (286)۔

یہ تو قرآنی دلیل ہے، اور سنت نبویہ میں بھی اس کی دلیل پائی جاتی ہے:

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک بار آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے روزہ افطاری کر لیا اور پھر سورج طلوع ہو گیا۔ رواہ البخاری

تو اس طرح انہوں نے دن میں ہی روزہ افطار کر لیا لیکن انہیں یہ علم نہیں تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے بلکہ ابر آلود ہونے کی وجہ سے گمان کیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ کی قضاء کا حکم نہیں دیا، اور اگر قضاء واجب ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس کا حکم دیتے اور اگر قضاء کا حکم دیا ہوتا تو اسے ہم تک نقل کیا کر دیا جاتا۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (19)۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38543) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم.